۱۶ رجب المرجب ۱۴۴۰ھ کو ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلسنّت (قسط:37)

زائد اُنگلیاں کٹوانا کیسا؟

رحم دلی پیدا کرنے کا طریقہ 01
قرضِ حسنہ کسے کہتے ہیں؟ 09
مراد پوری ہونے پر سکوں کو پانی میں ڈالنا کیسا؟ 11
فوتگی کی خبر دینے کے لیے محتاط جملہ 14

ملفوظات:
شیخ طریقت، امیر اہل سنت، بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطار قادری رضوی

پیشکش:
مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوت اسلامی)
(شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

زائد اُنگلیاں کٹوانا کیسا؟[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۱۸ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰه معلومات کا انمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم ہے: جس نے مجھ پر صبح شام دَس دَس بار دُرُودِ پاک پڑھا اُسے قیامت کے دِن میری شفاعت ملے گی۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

زائد اُنگلیاں کٹوانا کیسا؟

سُوال: میری بیٹی کے ہاتھ اور پاؤں میں چھ چھ اُنگلیاں ہیں، اگر میں یہ اُنگلیاں کٹوانا چاہوں تو کیا کٹوا سکتا ہوں؟

جواب: جی ہاں! اگر زائد عضو ہو تو عُلَمائے کِرام اسے کٹوانے کی اِجازت دیتے ہیں (جبکہ اس زائد عضو کو کاٹنے میں ہلاکت کا غالِب اندیشہ نہ ہو ورنہ اجازت نہیں۔)[3]

رحم دِلی پیدا کرنے کا طریقہ

سُوال: اگر کسی شخص کو بے زبان مخلوق پر ظلم کرنے کی عادت پڑ گئی ہو تو اسے کس طرح سے سمجھایا جائے؟ نیز اگر کوئی شخص رحم دِل اِنسان بننا چاہے تو وہ اس کے لیے کیا کرے؟ (احمد پور شرقیہ محراب والا سے سُوال)

جواب: ایسے شخص کو پیار سے سمجھایا جائے اور اِس طرح کی رِوایات و حکایات سنائی جائیں جن میں جانوروں پر ظلم

---

1 ...... یہ رِسالہ ۱۶ رَجَبُ الْمُرَجَّب ۱۴۴۰ھ بمطابق 23 مارچ 2019 کو عالمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ (کراچی) میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَةُ الْعِلْمِیَّة کے شعبے "فیضانِ مَدَنی مذاکرہ" نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، باب ما یقول اذا اصبح و اذا امسی، ۱۰/ ۱۶۳، حدیث: ۱۷۰۲۲ دار الفکر بیروت

3 ...... فتاویٰ ہندیة، کتاب الکراھیة، الباب الحادی و العشرون فیما یسع من جراحات بنی آدم... الخ، ۵/ ۳۶۰ ماخوذاً دار الفکر بیروت

www.dawateislami.net

کرنے کی ممانعت ہے اور پھر اللہ پاک کے عذاب سے اسے ڈرایا جائے۔[1] سمجھانے سے ظاہر ہے کہ فائدہ ہوتا ہے۔ قرآنِ کریم میں ہے:﴿ وَّ ذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِیْنَ۝۵۵ ﴾(پ۲۷،الذّٰریٰت:۵۵) ترجمۂ کنزالایمان:”اور سمجھاؤ کہ سمجھانا مسلمانوں کو فائدہ دیتا ہے۔“ہم کسی کو غَلَطی پر سمجھا ہی سکتے ہیں اِس کے عِلاوہ کیا کرسکتے ہیں؟ لہٰذا بار بار سمجھاتے رہیں اِنْ شَآءَ اللہ کبھی نہ کبھی اس کی سمجھ میں آ ہی جائے گا اور وہ غَلَطی سے باز آجائے گا۔ اگر وہ نہیں بھی سمجھتا تب بھی ہمیں سمجھانے کا ثواب ملتا رہے گا۔

بہرحال دِل میں نَرمی پیدا کرنے کے لیے سختی کے اَسباب دُور کرنے ہوں گے۔ دِل کی سختی کے ایک دو نہیں بلکہ کئی اَسباب ہیں جن میں سے ایک سبب گناہ کرنا بھی ہے۔[2] بعض ایسے کام بھی ہیں جو گناہ نہیں لیکن پھر بھی دِل کی سختی کا سبب ہیں جیسے فُضُول گفتگو کرنا، بغیر تعجب کے فُضُول ہنسنا اور بغیر بھوک کے کھانا۔[3] اِس طرح کے کئی اور اَسباب کتابوں میں لکھے ہوئے ہیں جنہیں دُور کرنے سے دِل نَرم ہو گا۔ نیز بندہ اللہ پاک سے دِل کی نَرمی کی دُعا بھی کرتا رہے کہ وہ دِل کو نَرم کر دے۔ اللہ کریم مالک ہے، مُقَلِّبُ الْقُلُوْب یعنی دِلوں کو پھیرنے والا ہے وہ دِلوں میں نَرمی عطا فرما دے تو اس

---

1 ...... حضرتِ سَیِّدُنا امام ابنِ حجر ہیتمی رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْه فرماتے ہیں: اِنسان نے ناحق کسی چوپائے کو مارا یا اسے بھوکا پیاسا رکھا یا اس سے طاقت سے زیادہ کام لیا تو قیامت کے دِن اس سے اسی کی مثل بدلہ لیا جائے گا جو اس نے جانور پر ظلم کیا یا اسے بھوکا رکھا۔ اس پر دَرج ذَیل حدیثِ پاک دَلالت کرتی ہے۔ چُنانچہ رَحمتِ عالَم صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے جہنَّم میں ایک عورت کو اس حال میں دیکھا کہ وہ لٹکی ہوئی ہے اور ایک بلّی اُس کے چہرے اور سینے کو نوچ رہی ہے اور اسے ویسے ہی عذاب دے رہی ہے جیسے اس (عورت) نے دُنیا میں قید کر کے اور بھوکا رکھ کر اسے تکلیف دی تھی۔ اِس رِوایت کا حکم تمام جانوروں کے حق میں عام ہے۔(اَلزَّواجِر، کتاب النفقات، الکبیرة الحادیة والخمسون، ۲/۱۷۴ دار المعرفة بیروت- جہنم میں لے جانے والے اَعمال، ۲/۳۲۳ مکتبة المدینہ باب المدینہ کراچی) دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی 1197 صَفحات پر مشتمل کتاب، ”بہارِ شریعت“ جلد سِوم صفحہ 660 پر ہے: جانور پر ظُلم کرنا ذِمّی کافر پر (اب دُنیا میں سب کافر حَربی ہیں) ظُلم کرنے سے زیادہ بُرا ہے اور ذِمّی پر ظُلم کرنا مسلم پر ظُلم کرنے سے بھی بُرا ہے کیوں کہ جانور کا کوئی مُعین و مددگار اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے سِوا نہیں اس غریب کو اس ظلم سے کون بچائے!“ (دُرِّمختار و ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع، ۹/۶۶۲ دار المعرفة بیروت)

2 ...... احیاء العلوم، کتاب ترتیب الاوراد و تفصیل احیاء اللیل، الباب الثانی فی الاسباب المیسرة لقیام اللیل...الخ، ۱/۴۶۹ دار صادر بیروت- احیاء العلوم (مترجم)، ۱/ ۱۰۶۲ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

3 ...... ابن ماجه، کتاب الزهد، باب الحزن والبکاء، ۴/۴۶۵، حدیث: ۴۱۹۳ دار المعرفة بیروت- مکاشفة القلوب، الباب السادس والثمانون، ص۲۷۶ دار الکتب العلمیة بیروت - مکاشفة القلوب (مترجم)، ص۵۷۱ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

کے لیے کوئی مشکل نہیں ہے۔ بندہ صِدق واِخلاص کے ساتھ اللہ پاک کی بارگاہ میں رُجوع کرے اور عاجزی وانکساری کے ساتھ گڑگڑائے اِنْ شَآءَ اللہ اس کی بارگاہ سے نَرمی کی بھیک بھی عطا ہو جائے گی۔(1)

پنج وقتہ نمازوں کے بعد کا وَظیفہ

سُوال: پنج وقتہ نماز کے بعد پڑھنے والا وَظیفہ اِرشاد فرما دیجئے۔(SMS کے ذَریعے سُوال)

جواب: ہر نماز کے بعد آیۃُ الکُرسی پڑھیے اِنْ شَآءَ اللہ جنَّت میں داخِلہ ملے گا۔(2) نیز ہر نماز کے بعد 33 بار سُبْحٰنَ اللہ، 33 بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اور 34 بار اَللّٰہُ اَکْبَر پڑھیں یا 33 بار اَللّٰہُ اَکْبَر اور ایک بار آخر میں چوتھا کلمہ پڑھ لیجئے۔(3) یہ وہ اَوراد ہیں جو اَحادیثِ مُبارَکہ میں آئے ہیں۔ ایک بار قُلْ ھُوَ اللہ شریف پڑھ لیں۔ مزید اَوراد و وَظائف شجرۂ قادریہ اور مَدَنی پنج سُورہ میں دیکھے جاسکتے ہیں۔(4)

رضائے اِلٰہی کی فِکر کیسے بیدار رکھی جائے؟

سُوال: اللہ پاک کی رضا کی خواہش رکھنا اہلِ اِیمان کا طریقہ ہے۔ اپنی خوشی پر اللہ پاک کی رضا کو تَرجیح دینا، نَرم و گداز

---

1 ...... مزید معلومات حاصِل کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کے رِسالے، فیضانِ مَدَنی مذاکرہ (قسط:40)، بنام "دِل کی سختی کے اَسباب و علاج" کا مُطالعہ کیجیے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... معجم کبیر، باب الصاد، محمد بن زیاد الالھانی عن ابی امامۃ، ۸/۱۱۴، حدیث: ۷۵۳۲ دار احیاء التراث العربی بیروت

3 ...... مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ، باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ و بیان صفتہ، ص ۲۳۷، حدیث: ۱۳۴۹ - ۱۳۵۲ دار الکتاب العربی بیروت

4 ...... مَشائخِ کِرام کا یہ دَستور رہا ہے کہ اپنے مُریدین و طالبین کو ایک شجرہ شریف بھی عطا فرماتے ہیں جس میں دیگر اَوراد و وَظائف کے ساتھ دُعائیہ اَشعار پر مشتمل شجرۂ عالیہ بھی ہوتا ہے۔ اِن اَشعار میں سلسلۂ عالیہ کے تمام مَشائخ کے نام اِس تَرتیب سے لکھے ہوتے ہیں کہ سلسلہ نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تک پہنچتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے بھی اپنے مُریدین و طالبین کے لیے ایک بہت ہی پیارا رِسالہ "شجرۂ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ" مُرتَّب فرمایا ہے۔ جس کے شروع میں "شجرۂ قادریہ رَضویہ ضیائیہ عطّاریہ" منظوم اَشعار کی صورت میں موجود ہے۔ اِس رسالے میں گناہوں سے بچنے، کام اٹک جانے، روزی میں بَرَکت پانے اور جادو ٹونے سے حفاظت کیلئے کیا پڑھنا چاہیے؟ اِس طرح کے کم و بیش 52 "اَوراد و وَظائف" لکھے ہیں۔ اِس رسالے کو دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ سے ہدیۃً حاصِل کر کے اس کا مُطالعہ کیجیے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

بستروں کو چھوڑ کر بارگاہِ الٰہی میں سربسجود ہونا، اللہ پاک کی رضا کے لیے دوستی کرنا، اسی کی خاطر دُشمنی رکھنا اور اللہ پاک کو راضی کرنے والے کام کرتے رہنے میں ہی نجات ہے۔ سُوال یہ ہے کہ رضائے اِلٰہی کی فِکر کیسے بیدار رکھی جائے؟

جواب: رضائے اِلٰہی کی فِکر بیدار رکھنے کے لیے بندہ ایسوں کی صحبت اِختیار کرے جو اللہ پاک کی رضا تلاش کرتے ہیں مثلاً عاشقانِ رَسُول اور اللہ پاک کے نیک بندوں کی صحبت اِختیار کریں اس لیے کہ صحبت کا اِصلاحِ اَعمال میں بڑا عمل دَخل ہے۔

صُحبَتِ صَالِح تُرا صَالِح کُنَد　　　　صُحبَتِ طَالِح تُرا طَالِح کُنَد

یعنی اچھوں کی صحبت تجھے اچھا بنادے گی اور بُروں کی صحبت تجھے بُرا بنادے گی۔

اِس کے عِلاوہ رضائے اِلٰہی کی اَہمیت پر معلومات حاصِل کرنی چاہیے۔ اِس سلسلے میں مِنْهَاجُ الْعَابِدِیْن، مُکَاشَفَةُ الْقُلُوْب اور اِحْیَاءُ الْعُلُوْم کا مُطالعہ فائدہ مند رہے گا، اِن تَصَوُّف کی کُتب میں رضائے اِلٰہی کے پورے پورے Chapter (یعنی باب) ہیں ان کا مُطالعہ کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ رضائے اِلٰہی پانے کا جَذبہ ملے گا۔ اَحادیثِ مُبارَکہ اور بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم کی حِکایات پڑھیں گے تو ظاہر ہے کہ دِل پر اثر ہو گا، جب دِل پر اثر ہو گا تو یہ ذہن بھی بنے گا کہ میں صِرف وہی کام کروں جس سے مجھے اللہ پاک کی رضا اور اس کی خوشنودی حاصِل ہو اور ہر اس کام سے بچوں جس سے اللہ پاک کی ناراضی ہوتی ہو۔

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کا عشقِ رَسُول

سُوال: اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے دِل میں حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت و عظمت کس قدر تھی، اِس پر کوئی واقعہ بیان فرمادیجئے۔ (پاک پتن پنجاب پاکستان سے سُوال)

جواب: اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے والد اَبُو سُفیان صُلحِ حدیبیہ کے زمانے میں مدینۂ مُنَوَّرہ زَادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّ تَعۡظِیۡماً آئے اور اپنی بیٹی سے ملنے گئے۔ جب بستر پر بیٹھنے لگے تو اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے بستر اُلٹ دیا اور فرمایا: یہ اللہ پاک کے پاک حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پاک بستر ہے اور تم شِرک کی وجہ سے ناپاک ہو،

www.dawateislami.net

اِس لیے تم اِس بستر پر نہیں بیٹھ سکتے۔[1] یعنی اپنے باپ کو اس مُبارَک بستر پر نہیں بیٹھنے دیا۔ اَبُو سُفْیان اس وقت تک اِیمان نہیں لائے تھے لیکن بعد میں یہ اِیمان لے آئے تھے اور صحابیت کا شرف پایا۔ اُمِّ حَبیبہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا حضرتِ سَیِّدُنا امیرِ مُعاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی بہن ہیں اور مومنوں کی ماں ہیں۔[2] اِس خاندان کے کیا کہنے! حضرتِ سَیِّدُنا امیرِ مُعاویہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ خود بھی صحابی[3]، ان کی بہن اُمِّ حَبیبہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا صحابیہ اور پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زوجہ بھی ہیں۔ ان کے والد حضرتِ سَیِّدُنا اَبُو سُفْیان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اور والدہ حضرتِ سَیِّدَتُنا ہِند رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا بھی مسلمان ہوئی تھیں۔[4] یوں اِن چاروں کو صَحابیت کا شَرف حاصِل ہوا۔

حاضریٔ مدینہ کیلئے تھوڑے پیسے جمع کر لیجیے

سُوال: کوئی ایسا عمل بتا دیجئے کہ ہمیں مدینے کا ٹکٹ مل جائے۔ (خانیوال پنجاب پاکستان سے سُوال)

جواب: دُرُود شریف کی کثرت کرتے رہیں اور دُعا بھی کرتے رہیں، جب آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بُلائیں گے تو خود ہی اِنتظام ہو جائے گا۔ جب مکان چاہیے تو اس کے لیے لوگ پیسے جمع کرتے اور پھر مکان لیتے ہیں، دُکان چاہیے تو اس کے لیے بھی رقم جمع کرنا پڑتی ہے، شادیوں کے لیے بھی لوگ رقم جمع کرتے ہیں، دِیگر جو بھی کام ہیں ان کے لیے رقم جمع کرنے کا ذہن ہوتا ہے تو اسی طرح حج یا عمرہ اور مدینۂ پاک کی حاضری کے لیے بھی دوسروں کی جیب پر نظر رکھنے کے بجائے محنت مزدوری کر کے تھوڑے تھوڑے پیسے جمع کر لیے جائیں۔ جب پیسے جمع ہو جائیں گے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ مدینے کی حاضری بھی ہو جائے گی۔

حضرتِ سَیِّدَتُنا میمونہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا سے حالتِ اِحرام میں نکاح

سُوال: کیا سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُمُّ الْمُؤمِنِیْن حضرتِ سَیِّدَتُنا میمونہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا سے حالتِ اِحرام میں

1. الطبقات لابن سعد، ام حبیبة بنت سفیان، ۸/ ۷۹، دار الکتب العلمیة بیروت
2. الاصابة، حرف الھا، ھند بنت ابی سفیان، ۸/ ۳۴۵، الرقم: ۱۱۸۵۵ دار الکتب العلمیة بیروت
3. الاصابة، حرف المیم، ذکر من اسمه معاویة، معاویة بن ابی سفیان، ۶/ ۱۲۰، الرقم: ۸۰۸۷
4. الاصابة، حرف الھا، ھند بنت عتبة بن ربیعة، ۸/ ۳۴۶، الرقم: ۱۱۸۶۰

www.dawateislami.net

نکاح فرمایا تھا؟(بہاولنگر پنجاب پاکستان سے سُوال)

جواب: اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا میمونہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کو یہ اِعزاز حاصِل ہے کہ اُمَّتِ مُسْلِمَہ کو کئی مَسائل کا حَل آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کے ذَرِیعے ملا ہے۔ جن میں سے ایک مَسئلہ حالتِ اِحرام میں نکاح کرنے کا بھی ہے کیونکہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جس وقت آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا سے نکاح فرمایا تھا تو اس وقت حالتِ اِحرام میں تھے جیسا کہ بخاری شریف کی رِوایت میں ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سَیِّدَتُنا میمونہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا سے حالتِ اِحرام میں نکاح فرمایا۔(1) چنانچہ اس سے یہ مسئلہ مَعلوم ہو گیا کہ مُحْرِم یعنی جس نے حج یا عمرہ کا اِحرام باندھا ہو، اس کو اس حالت میں نکاح کرنے کی شرعاً اِجازت ہے یعنی اِحرام میں نکاح ہو سکتا ہے۔(2)

ابھی داڑھی نہ رکھو ورنہ بوڑھے ہو جاؤ گے، کہنا کیسا؟

سُوال: اگر کوئی داڑھی رکھے تو گھر والے کہتے ہیں کہ ابھی داڑھی نہ رکھو ابھی تمہاری عمر ہی کیا ہے؟ ابھی سے داڑھی رکھی تو بوڑھے ہو جاؤ گے۔ گھر والوں کا ایسا کہنا کیسا؟

جواب: داڑھی شریف سے روکنا گھر گھر کے مَسائل ہیں۔ داڑھی رکھنے سے بندہ بوڑھا نہیں ہوتا بلکہ اِس سے مَرد و عورت میں شناخت ہو جاتی ہے کیونکہ عورت کی داڑھی نہیں ہوتی جبکہ مَرد کی داڑھی ہوتی ہے۔ جو داڑھی مُنڈاتے ہیں وہ دَراصل عورت سے مُشابہت کرتے ہیں۔ داڑھی مُنڈانے کو عُلَمانے عورت کی نقالی قرار دیا ہے۔(3) داڑھی شریف رکھنے پر یہ کہنا کہ ابھی عمر ہی کیا ہے؟ یہ بالکل فُضول سی بات ہے اِس لیے کہ کسی کی گارنٹی نہیں ہے کہ کب تک زندہ رہے گا؟ روزانہ بچے بھی تو فوت ہوتے ہیں۔ شادی کی بارات میں سے دولہا کو موت اُچک لیتی ہے، اِس لیے کسی کے پاس کوئی گارنٹی نہیں ہے کہ کتنی عمر تک جئے گا؟ بالغ کی جب داڑھی نکل آئی تو اس پر واجِب ہو گیا کہ ایک مٹھی تک داڑھی رکھے۔

1 ...... بخاری، کتاب جزاء الصید، باب تزویج المحرم، ۱/ ۶۰۷، حدیث: ۱۸۳۷ دار الکتب العلمیۃ بیروت

2 ...... فتاویٰ ھندیۃ، کتاب النکاح، الباب الثالث فی بیان المحرمات، ۱/ ۲۸۳

3 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۲/ ۶۵۴ ماخوذ اً رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیا لاہور

www.dawateislami.net

داڑھی منڈوانا یا ایک مٹھی سے گھٹانا دونوں حرام اور جہنم میں لے جانے والے کام ہیں۔[1] رَجب عبادت کا بیج بونے کا مہینا ہے لہٰذا اِس ماہ میں داڑھی کا بیج بھی بوئیں اور چہرے پر داڑھی مُبارک سجانے کی نیت کریں۔ پوری داڑھی رکھیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ دونوں جہاں کی بے شمار بھلائیاں حاصِل ہوں گی۔ پہلے لوگ داڑھی مُنڈواتے تھے لیکن اب چھوٹی رکھنے لگے ہیں، خُدا جانے کس فِلمی ایکٹر نے ایسی رکھی ہے جس کی نقل میں لوگ ایسی چھوٹی داڑھی رکھنے لگے ہیں۔ بہر حال داڑھی مُنڈوانا بھی گناہ ہے اور ایک مٹھی سے چھوٹی رکھنا بھی گناہ ہے لہٰذا پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پسند کی داڑھی شریف سب کو رکھنی چاہیے۔

غیبت کرنے والے کو کیا کرنا چاہیے؟

سُوال: اگر کوئی کسی کی غیبت کرلے تو اُسے کیا کرنا چاہیے؟

جواب: اگر کوئی کسی کی غیبت کرلے تو اُسے سچی توبہ کرنی چاہیے اور جس کی غیبت کی ہے اگر اُسے پتا چل گیا ہو تو اس سے مُعافی بھی مانگنی چاہیے۔[2]

بچوں سے دُعائے مَغْفِرت کروانا سُنَّتِ فاروقی ہے

سُوال: کیا بچوں سے دُعائے مَغْفِرت کروانا اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرتِ سَیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی سُنَّت ہے؟[3]

جواب: جی ہاں! بچوں سے دُعائے مَغْفِرت کروانا اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرتِ سَیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی سُنَّت ہے، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بچوں سے اپنی مَغْفِرت کی دُعا کروایا کرتے تھے۔[4] میں نے ایک تین سالہ مَدَنی مُنّے حَسَن رضا کو بھی اپنے لیے مَغْفِرت کی دُعا کرنا سکھائی ہے اور جب میں اُسے دُعا کے لیے کہتا ہوں تو وہ یوں کہتا ہے: یَا اللہ! بابا کو بخش دے۔

---

1. فتاویٰ رضویہ، ۲۲/ ۶۵۲ تا ۶۵۸
2. فتاویٰ رضویہ، ۲۴/ ۴۱۱
3. یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)
4. مناقب امیر المؤمنین عمر بن الخطاب، الباب الستون، ص ۱۸۱ دار العقیدۃ للتراث بیروت- فیضان فاروق اعظم، ۱/ ۱۶۶ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

مُعاشرے سے چُغل خوری کو کس طرح ختم کیا جائے؟

سُوال: آج کل چُغلی ہمارے مُعاشرے کا ایک بڑا ناسُور بن چکی ہے اور اس کے ذَریعے خاندانوں میں بہت سے جھگڑے پیدا کیے جا رہے ہیں لہٰذا چُغلی کی کچھ وَعیدات بیان فرما دیجیے، نیز یہ بھی بتا دیجیے کہ چُغلی کو مُعاشرے سے کس طرح ختم کیا جا سکتا ہے؟ (سوشل میڈیا کے ذَریعے سُوال)

جواب: حدیثِ پاک میں ہے: چُغل خور جنَّت میں نہیں جائے گا۔[1] اِس کے عِلاوہ بھی چُغل خوری کی بہت سی وَعیدات ہیں۔[2] عام طور پر لوگوں کو یہ پتا نہیں ہوتا کہ چُغل خوری کیا ہے؟ یہی وجہ ہے کہ لوگ چُغل خوری کو بُرا تو بولتے ہیں مگر وہ خود چُغل خوری کر رہے ہوتے ہیں اور انہیں یہ اِحساس بھی نہیں ہوتا کہ ہم چُغل خوری کر رہے ہیں۔ جس کے سامنے کسی کی بُرائی کی گئی اس کا بُرائی کرنے والے کو نقصان پہنچانے اور آپس میں ایک دوسرے کو لڑوانے کی نیت سے جس کی بُرائی کی گئی اسے یہ بات پہنچا دینا کہ فُلاں تمہارے بارے میں یہ کہہ رہا تھا یا تمہیں پتا چلا کہ فُلاں تمہارے بارے میں یوں یوں بول رہا تھا وغیرہ، چُغلی کہلاتا ہے۔[3] آج کل چُغلی عام ہو چکی ہے اور اس کے ذَریعے ساس بہو، میاں بیوی، بہن بھائی یہاں تک کہ ماں بیٹی میں بھی لڑائی جھگڑوں کے مَسائل پیدا ہو جاتے ہیں اِس لیے چُغلی سے بچنا چاہیے۔ مُعاشرے میں صِرف چُغلی ہی نہیں غیبت بھی ہو رہی ہے اور جھوٹ بھی بولا جا رہا ہے تو یوں ایک نہیں بلکہ ہزار ہا ناسُور جمع ہو چکے ہیں اور عِلمِ دِین کی کمی کے باعِث ایسا ہو رہا ہے۔ اگر سب عاشقانِ رَسُول دعوتِ اسلامی کے ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کام اور سُنَّتوں کو عام کرنے والے بن جائیں تو اس کی بَرَکت سے اِنْ شَآءَ اللّٰہ ہمارا مُعاشرہ بہت سے گناہوں سے پاک ہو جائے گا

---

1 ...... مسلم، کتاب الایمان، باب بیان غلظ تحریم النمیمة، ص۶۶، حدیث: ۲۹۰

2 ...... چُغل خوری کی مذمت سے متعلق دو اَحادیثِ مُبارکہ پیشِ خدمت ہیں: (1) خبر دار! جھوٹ چہرہ کو سیاہ کر دیتا ہے اور چُغل خوری عذابِ قبر (کا باعث) ہے۔ (مسند ابی یعلیٰ، حدیث ابی برزة الاسلمی، ۶ / ۲۷۲، حدیث: ۷۴۰۴ دار الکتب العلمیة بیروت) (2) غیبت، طعنہ زنی، چُغل خوری اور بے گناہ لوگوں کے عیب تلاش کرنے والوں کو اللہ پاک (قیامت کے دِن) کُتّوں کی شکل میں اُٹھائے گا۔

(الترغیب والترھیب، الترھیب من النمیمة، ۳/۳۲۵، حدیث: ۴۳۳۳ دار الکتب العلمیة بیروت)

3 ...... چُغلی کی تعریف یہ ہے کہ لوگوں کے دَرمیان فساد ڈالنے کے لئے ایک کی بات دوسرے تک پہنچانا۔ (الزواجر عن اقتراف الکبائر، الباب الثانی، الکبیرة الثانیة والخمسون بعد المائتین: النمیمة، ۲/۴۶ ماخوذاً- جہنم میں لے جانے والے اَعمال، ۲/۹۹)

www.dawateislami.net

ورنہ خالی کُڑھنے سے کچھ نہیں ہو گا۔

قرضِ حَسَنَہ کسے کہتے ہیں؟

سُوال: قرضِ حَسَنَہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: قرضِ حَسَنَہ کے بارے میں ہمارے ہاں عوام میں یہ مشہور ہے کہ قرضِ حَسَنَہ وہ ہوتا ہے کہ جسے دے کر بھول جاؤ، اگر مَقروض دینا چاہے تو دے دے اور اگر نہ دینا چاہے تو نہ دے، یہ قرضِ حَسَنَہ کی عوامی تعریف ہے حالانکہ ہر قرض قرضِ حَسَنَہ یعنی اچھا قرض ہوتا ہے جو مسلمان کو اس کی خیر خواہی کی نیت سے دیا جائے اور سود سے پاک ہو۔(اِس موقع پر مَدَنی مذاکرے میں شریک مفتی صاحب نے فرمایا:) قرضِ حَسَنَہ کی ایک تفسیر صَدَقاتِ واجبہ کے عِلاوہ نفلی صَدَقات کے ساتھ کی گئی ہے[1] مثلاً نفلی صَدَقہ کرنا، اپنے مَحارم پر خرچ کرنا اور جن کا نَفقہ لازم ہو ان پر خرچ کرنا وغیرہ۔ بعض عُلَما کے نزدیک ہر وہ مال جو اللہ پاک کی رَاہ میں خرچ کیا جائے اسے قرضِ حَسَنَہ کہتے ہیں۔[2]

اَنگوٹھی سے متعلق چند شرعی مَسائل

سُوال: اَنگوٹھی کتنے وزن کی پہننی چاہیے؟ نیز کیا ایک ہی اَنگوٹھی پہنی جائے یا جتنے وزن کی ایک اَنگوٹھی پہننے کی اِجازت ہے اسی وزن کے اَندر اَندر دو یا زائد اَنگوٹھیاں بھی پہنی جاسکتی ہیں؟

جواب: عورت تو چاندی کی ایک سے زائد اَنگوٹھیاں پہن سکتی ہے کیونکہ اس کے لیے ایک اَنگوٹھی پہننے کی قید نہیں ہے البتہ مَرد کو صِرف چاندی کی ایک اَنگوٹھی جس کا وزن ساڑھے چار ماشے سے کم ہو اور وہ ایک نگ والی ہو پہننا جائز ہے۔[3] یاد رَکھیے! نگ کا وزن ساڑھے چار ماشے میں شمار نہیں ہو گا۔ مَرد کے لیے ساڑھے چار ماشے سے کم وزن کی دو اَنگوٹھیاں پہننا جائز نہیں ہے۔ مَرد کو اَنگوٹھی پہننے سے بچنا بہتر ہے[4] اور یہ ہر ایک کے لیے سُنَّت بھی نہیں ہے جیسا کہ آج کل خیال

---

1. تفسیر کبیر، پ۲، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۴۵، ۲/ ۴۹۹ دار احیاء التراث العربی بیروت
2. کنز العمال، کتاب الاذکار، فصل فی التفسیر سورۃ البقرۃ، الجزء: ۲، ۱/ ۱۵۴، حدیث: ۴۲۲۰ دار الکتب العلمیۃ بیروت
3. فتاویٰ رضویہ، ۲۲/ ۱۴۱
4. درمختار، کتاب الحظر و الاباحۃ، فصل فی اللبس، ۹/ ۵۹۷

www.dawateislami.net

کیا جاتا ہے البتہ جسے اَنگوٹھی کے ذَریعے مُہر لگانے کی ضَرورت ہو اس کے لیے اَنگوٹھی پہننا سُنَّت ہے [1] مگر اَب اَنگوٹھی سے مُہر نہیں لگائی جاتی اور نہ ہی کسی کو اَنگوٹھی سے مُہر لگاتے ہوئے میں نے دیکھا ہے، آج کل لوگ اِسٹامپ (Stamp) سے مہر لگاتے ہیں۔ [2]

والدین کو نیکی کی دعوت دینے کا طریقہ

سُوال: ہم اپنے والدین کو کس طرح نیکی کی دعوت دیں؟

جواب: آپ اپنے والدین کی فرمانبرداری کر کے انہیں نیکی کی دعوت دے سکتے ہیں۔ اگر والدین کی فرمانبرداری کریں گے، اُن کے سامنے نظریں نیچی کر کے دھیمی آواز سے بات کریں گے اور جب وہ آئیں تو ان کے آگے ہاتھ باندھ کر تعظیماً کھڑے ہو جائیں گے تو یوں جب آپ ان کے ساتھ اچھا سُلُوک کر کے اُن کا خوب اَدب و اِحترام کریں گے تو یہ بہترین نیکی کی دعوت ثابت ہو گی اور پھر آپ جو بات اُن سے کہیں گے وہ مان لیں گے۔ یاد رہے! اَولاد پر ماں باپ کا یہ حق بھی ہے کہ وہ اُن کی تعظیم کرے، ان کا دِل خوش کرے اور اُن کی فرمانبرداری کرے۔ اگر آپ ماں باپ سے اَڑا اَڑی کریں گے تو اس طرح نہ ماں باپ کو اور نہ ہی کسی عام آدمی کو نیکی کی دعوت دی جا سکتی ہے۔ ہمارے یہاں ہوتا یہ ہے کہ عوام کے سامنے تو جی جناب، لَبَّیْك اور مُسکرا کر بچھے بچھے جاتے ہیں اور ماں باپ کے سامنے ببر شیر کی طرح چیخ چیخ کر بات کرتے ہیں تو ایسی صورت میں اُن پر نیکی کی دعوت کس طرح اَثر کرے گی۔ [3]

تجارت کی آسان معلومات کہاں سے حاصِل کی جائیں؟

سُوال: تجارت کے حوالے سے آسان معلومات کہاں سے حاصِل کی جا سکتی ہیں؟ (یوٹیوب کے ذَریعے سُوال)

---

1 ...... فتاویٰ ہندیة، کتاب الکراھیة، الباب العاشر فی استعمال الذھب و الفضة، ۵/۳۳۵ ماخوذاً

2 ...... انگوٹھی وہی جائز ہے جو مَردوں کی انگوٹھی کی طرح ہو یعنی ایک نگینہ کی ہو اور اگر اس میں کئی نگینے ہوں تو اگرچہ وہ چاندی ہی کی ہو، مَرد کے لیے ناجائز ہے۔ اسی طرح مَردوں کے لیے ایک سے زیادہ انگوٹھی پہننا یا چھلے پہننا بھی ناجائز ہے کہ یہ انگوٹھی نہیں، عورتیں چھلے پہن سکتی ہیں۔ (بہارِ شریعت، ۳/۴۲۷، حصہ: ۱۶ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

3 ...... اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ماں باپ اگر گناہ کرتے ہوں تو ان سے بہ نرمی و ادب گزارش کرے اگر مان لیں بہتر ورنہ سختی نہیں کر سکتا بلکہ غَیْبَت (یعنی ان کی غیر موجودگی) میں ان کے لئے دُعا کرے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۱/۱۵۷)

جواب: تجارت کے مَسائل بہارِ شریعت کے گیارھویں حصّے میں موجود ہیں اور اِس حوالے سے بہترین مَدَنی پھول اِحیاءُ الْعُلُوم کی دوسری جلد میں ہیں۔ نیز اِس موضوع پر مَرکزی مجلسِ شُوریٰ کے نگران حاجی محمد عمران نے بہت سے بیانات کیے ہیں جو کہ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر مل سکتے ہیں، اِن کتابوں کا مُطالعہ کیجیے اور نگرانِ شُوریٰ کے بیانات سُنیے اِنْ شَآءَ الله تجارت سے متعلق بہت سی معلومات حاصِل ہوں گی۔ اِسی طرح ہر اتوار کو مغرب کے بعد مَدَنی چینل پر ”اَحکامِ تجارت“ کے نام سے ایک سلسلہ براہِ راست نشر کیا جاتا ہے اسے دیکھ کر بھی تجارت کے مَسائل سیکھے جاسکتے ہیں۔[1]

جس پانی میں مکھی یا مچھر مَرا ہوا ہو اُس سے وُضو کر سکتے ہیں؟

سُوال: اگر پانی میں مکھی یا مچھر مَرا ہوا ہو تو کیا اس پانی سے وُضو یا غسل کر سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں۔ جس پانی میں مکھی یا مچھر مَرا ہوا ہو تو اس پانی سے وُضو یا غسل کر سکتے ہیں۔[2]

مُراد پوری ہونے پر سِکوں کو پانی میں ڈالنا کیسا؟

سُوال: بعض لوگ نہر یا دَریا میں سِکے ڈالتے ہوئے کہہ رہے ہوتے ہیں کہ ہماری مُراد پوری ہوئی ہے اِس لیے ہم سِکے ڈال رہے ہیں تو ان کا ایسا کرنا کیسا ہے؟

جواب: اگر واقعی وہ اِس طرح پانی میں سِکے ڈال کر انہیں ضائع کر رہے ہوتے ہیں تو یہ مال کا ضائع کرنا ہے جو کہ حرام اور گناہ ہے۔ بعض اوقات بچے پانی میں تیر رہے ہوتے ہیں اور لوگ اُن پر سِکے پھینکتے ہیں تو بچے پانی میں اُن سِکوں کو پکڑ لیتے ہیں یہ ایک الگ صورت ہے کیونکہ اِس صورت میں اگرچہ سِکے پھینکنے والوں نے سِکوں کو ضائع کرنے کے لیے خطرے میں ڈالا مگر ان کی سِکے ضائع کرنے کی نیت نہیں ہوتی بلکہ وہ سِکے بچوں کو دے رہے ہوتے ہیں اِس لیے یہاں ضائع کرنا نہ پایا گیا۔

---

1. تجارت کے بارے میں مزید معلومات حاصِل کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کی آفیشل ویب سائٹ:www.dawateislami.net پر موجود ”اَحکامِ تجارت کورس“ دیکھنا اور سننا بے حد مفید ہے۔ نیز مکتبۃُ المدینہ سے ”اَحکامِ تجارت کورس“ کا میموری کارڈ بھی حاصِل کیا جاسکتا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)
2. فتاویٰ ھندیة، کتاب الطھارة، الباب الثالث فی المیاہ، الفصل الثانی فی ما لا یجوز بہ الوضوء، ۱/۲۴ ماخوذاً

قرآنِ پاک کی تفسیر کو بے وُضو چھونے کا شرعی حکم

سُوال: کیا قرآنِ پاک کی تفسیر کو بے وُضو چُھو سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! قرآنِ پاک کی تفسیر کو بے وُضو چُھو سکتے ہیں البتہ جہاں جہاں آیت یا اس کا تَرجمہ لکھا ہو بعینہ اس جگہ اور اس کے پیچھے کاغذ کا جو حِصّہ ہو اُسے نہیں چُھو سکتے۔(1) (اِس موقع پر مَدَنی مذاکرے میں شریک مفتی صاحب نے فرمایا:) تَفاسیر دو طرح کی ہوتی ہیں: ایک تو وہ جو جُدا گانہ ہوتی ہیں اور تفسیر ہی کہلاتی ہیں جیسا کہ تفسیر جَلالَین کہ یہ ہمارے یہاں الگ سے ملتی ہے تو اسے بے وُضو چُھو سکتے ہیں اور دوسری وہ تَفاسیر جو بالکل قرآنِ پاک کی طرح ہوتی ہیں اور قرآنِ پاک ہی کہلاتی ہیں جیسا کہ بیروت سے چھپنے والی تفسیرِ جلالَین، تفسیر خزائنُ الْعِرفان اور تفسیر نورُ الْعِرفان وغیرہ کہ یہ دیکھنے میں قرآنِ پاک ہی معلوم ہوتی ہیں لہٰذا ایسی تَفاسیر کو بے وُضو ہاتھ نہیں لگا سکتے۔(2)

جانِ عالَم نام رکھنا کیسا؟

سُوال: کیا جانِ عالَم نام رکھ سکتے ہیں؟

جواب: اللہ پاک کے سِوا جو کچھ بھی ہے اسے عالَم کہتے ہیں اور ان سب کی جان یعنی پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جانِ عالَم کہا جاتا ہے۔ (اِس موقع پر مَدَنی مذاکرے میں شریک مفتی صاحب نے فرمایا:) عام طور پر جانِ عالَم، نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لیے بولا جاتا ہے اور جانِ عالَم نام رکھنا غالباً مسلمانوں میں رائج بھی نہیں ہے، نیز اِس نام میں تزکیہ یعنی اپنے نفس کی بڑائی بیان کرنا بھی پایا جا رہا ہے لہٰذا ایسا نام نہیں رکھنا چاہیے۔(3)

مَیِّت کو اِیصالِ ثواب کرنے والے کا پتا چل جاتا ہے

سُوال: ہم جسے اِیصالِ ثواب کریں تو کیا اُسے یہ پتا چل جاتا ہے کہ فُلاں نے مجھے اِیصالِ ثواب کیا ہے؟

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۱/ ۱۰۷۵

2 ...... (بے وُضو، جنب اور حَیض ونِفاس والی) ان سب کو فقہ و تفسیر و حدیث کی کتابوں کا چُھونا مکروہ ہے اور اگر ان کو کسی کپڑے سے چُھوا اگرچہ اس کو پہنے یا اوڑھے ہوئے ہو تو حرَج نہیں مگر مَوضَعِ آیت پر ان کتابوں میں بھی ہاتھ رکھنا حرام ہے۔ (بہارِ شریعت، ۱/ ۳۲۷، حصہ: ۲)

3 ...... بہارِ شریعت، ۳/ ۶۰۴، حصہ: ۱۶

www.dawateislami.net

جواب: جی ہاں! جب ہم کسی کو اِیصالِ ثواب کرتے ہیں تو اُسے پتا چل جاتا ہے کہ فُلاں نے مجھے اِیصالِ ثواب کیا ہے۔ نیز جس کا نام لے کر اِیصالِ ثواب کیا جاتا ہے اُسے خوشی بھی حاصِل ہوتی ہے۔[1] اگر ہم اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کریں کہ ہمارے کیے ہوئے ذِکر واَذکار کا ثواب سب مسلمانوں کو پہنچا تو وہ سب کو پہنچ جائے گا لیکن اگر ہم کسی کا نام لیں گے مثلاً ہماری والدہ صاحبہ یا والد صاحب کو پہنچا تو ان کو خوشی زیادہ ہو گی کہ میرے بیٹے نے مجھے اِیصالِ ثواب کیا ہے۔ جس طرح جب مہمان آتے ہیں تو کھانا سب مہمانوں کے لیے چُنا جاتا ہے اور سب ہی کھا رہے ہوتے ہیں لیکن اگر آپ نے کسی کا نام لے کر اُسے کہا کہ بھائی پیٹ بھر کر کھانا اور ذرا بھی نہیں شرمانا تو جس جس کا آپ نام لیں گے اُسے خوشی زیادہ ہو گی تو اسی طرح اِیصالِ ثواب کا بھی مُعاملہ ہے کہ اگر ہم ساری اُمَّت کے لیے اِیصالِ ثواب کریں گے تو جو ایمان پر دُنیا سے رُخصت ہوئے ان سب کو ثواب پہنچے گا مگر جس کا نام لیں گے اُسے زیادہ خوشی ہو گی۔

دعوتِ اسلامی میں ”صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب“ کس طرح رائج ہوا؟

سُوال: آپ جو دُرُود شریف پڑھنے کے لیے ”صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب“ کہتے ہیں یہ کس حدیث میں ہے اور کس کا طریقہ یا کس کی سُنَّت ہے؟

جواب: قرآنِ کریم میں واضح حکم موجود ہے:﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا(۵۶)﴾(پ۲۲، الاحزاب:۵۶) ترجمۂ کنزالایمان: ”اے اِیمان والو! ان پر دُرُود اور خوب سلام بھیجو۔“ اب اگر کوئی اُردو یا اپنی مادری زبان میں کہے کہ دُرُود شریف پڑھیے جیسے عموماً مُقَرِّرِین عوام سے کہتے ہیں: ”محبت کے ساتھ جُھوم جُھوم کر دُرُود شریف پڑھیے“ اس کو منع کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ میں نے مدینے شریف میں دیکھا ہے کہ جگہ جگہ بورڈ لگے ہوتے ہیں جس پر ”صَلِّ عَلَی النَّبِی“ (یعنی نبی پر دُرُود پڑھو) لکھا ہوتا ہے۔ نیز جب وہاں کسی کا جھگڑا ہو جاتا تو لوگ بعض اوقات ”صَلِّ عَلَی النَّبِی“ کہتے تھے اِس سے اُن کا مقصد یہ ہوتا تھا کہ لڑائی لڑائی مُعاف کرو، اپنا دِل صاف کرو اور دُرُودِ پاک پڑھو۔ مجھے یہ انداز پسند آیا مگر میں یہ بھول گیا کہ وہ لوگ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب کہتے ہیں یا صَلِّ عَلَی النَّبِی۔ پھر میں نے ہفتہ وار سُنَّتوں بھرے اِجتماع میں صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب کہنے کی یُوں ترغیب دِلائی کہ ”میرا جی چاہتا ہے کہ میں صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب کہوں تو لوگ یہ سُن کر

[1] فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۶۰۰ ماخوذاً

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد کہیں۔" چونکہ سُنّیوں کو دُرُود شریف پڑھنے میں ویسے ہی مَزہ آتا ہے کہ دُرُود شریف تو شہد سے بھی زیادہ میٹھا ہے، لہٰذا اسی وقت سے یہ رائج ہو گیا۔ البتہ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب کا جواب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد میں نے عربوں سے نہیں سنا تھا، مگر اللہ پاک کی رَحمت سے یہ بھی عام ہو گیا جو کہ بِدْعَتِ حَسَنَہ یعنی اچھا کام ہے جس کا ثواب یہ کام جاری کرنے والے کو ملے گا اور جب تک لوگ عمل کرتے رہیں گے ان کے ثواب کا مجموعہ بھی یہ کام جاری کرنے والے کو ملتا رہے گا اور ان کے ثواب میں بھی کوئی کمی نہیں ہو گی۔

فوتگی کی خبر دینے کے لیے مُحتاط جُملہ

سُوال: کسی کے اچانک اِنتقال پر اس کے قریبی رِشتہ دار کو بُلانے کے لیے کہا جاتا ہے کہ "بہت بیمار ہے، آپ جلدی گھر آجائیں" حالانکہ جس کو بیمار بتایا جا رہا ہوتا ہے اس کا اِنتقال ہو چکا ہوتا ہے یہ اس لیے بولا جاتا ہے تاکہ قریبی عزیز کو تکلیف نہ ہو، ایسا کرنا کیسا؟ (فیس بک کے ذَریعے سُوال)

جواب: یہ جھوٹ ہے لہٰذا اِس طرح کہنے سے اِحتیاط کرنی چاہیے۔ اِس کی جگہ یوں کہہ دیا جائے کہ ایمرجنسی ہے جلدی آجائیں۔ اب ایمرجنسی میں سخت بیماری بھی آجائے گی اور فوتگی بھی شامل ہو گی۔ یہ ایک مُحتاط جملہ ہے مگر لوگ سمجھتے نہیں اور خواہ مخواہ گناہوں بھرے اُلٹے سیدھے جملے بول دیتے ہیں حالانکہ ان کا Alternate (یعنی متبادل) موجود ہوتا ہے لیکن اس کی طرف توجہ ہی نہیں کرتے۔ اللہ پاک سے ڈرنا چاہیے۔ آج کسی اور کی موت کی خبر دے رہے ہیں کل ہماری موت کی خبر بھی عام ہو جائے گی، مَرنا تو سب نے ہے کسی کو موت سے فَرار نہیں ہے لہٰذا ہمیشہ سچ بولنا چاہیے۔

دعوتِ اسلامی کے اِجتماعی اِعتکاف کی بھی کیا بات ہے

سُوال: میں اِعتکاف کرنا چاہتا ہوں مجھے یہ بتائیے کہ دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے ایک ماہ کے اِعتکاف میں کوئی کورس بھی کروایا جاتا ہے؟ (فیس بک کے ذَریعے سُوال)

جواب: ایک ماہ کے اِجتماعی اِعتکاف میں صِرف کورس نہیں ہوتا بلکہ کورسز ہوتے ہیں اور بہت کچھ سیکھنے کو ملتا ہے۔ البتہ اِجتماعی اِعتکاف کے دَوران کوئی Proper کورس نہیں کروایا جاتا۔ لیکن مجموعی طور پر بہت کچھ سیکھنے کو ملتا ہے۔ روزانہ دو

مَدَنی مذاکرے ہوتے ہیں جو ایک عرصے سے ہوتے آرہے ہیں، صحت نے ساتھ دیا تو اِنْ شَآءَ اللہ اس بار بھی دو مَدَنی مذاکرے ہوں گے۔ اِس کے عِلاوہ نماز سکھائی جاتی ہے، دُعائیں وغیرہ یاد کروائی جاتی ہیں اور بھی بہت کچھ سیکھنے کو ملتا ہے، لہٰذا ایک ماہ کا اِعتکاف کرنے کی سعادت ضَرور حاصِل کیجیے۔

عالمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ میں اِجتماعی اِعتکاف کرنے والوں کے لیے ہدایات

سُوال: مدینۃ الاولیا (ملتان) اور اس کے اَطراف کے شہروں کے ذِمَّہ داران نے نیت کی ہے کہ اِنْ شَآءَ اللہ رَمَضان شریف میں اِجتماعی اِعتکاف کے لیے ایک ایک ٹرین لے کر آئیں گے، آپ مُناسب خیال فرمائیں تو معیار بیان فرما دیجیے کہ کس طرح کے اسلامی بھائیوں کو اِعتکاف کے لیے لایا جائے؟ (نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: اِجتماعی اِعتکاف کے لیے سُلجھے ہوئے اسلامی بھائیوں کو لانا چاہیے، یہ نہیں کہ ٹرین لانے کا کہہ دیا ہے تو کسی کو بھی لے کر آجائیں اور اِدھر اُدھر سے پیسے جمع کر کے 80 سال کے بوڑھے حضرات بھر لیں۔ کوئی بے چارہ فالج کا مریض ہے تو کسی کی حالت ایسی ہے جو بات ہی نہیں سمجھ سکتا اور تربیتی حلقوں کے بیچ میں سو جائے، غصہ کرے، اسلامی بھائیوں کو جھاڑے، اِسْتِنجاخانوں میں بھیڑ ہو تو وہاں لڑائی شروع کر دے یا بے چارہ بیمار ہو جائے اور اسپتال کا بستر سنبھال لے۔ ایسوں کو تکلیف نہ دی جائے کہ ان کے کچھ نہ کچھ مَسائل ضَرور ہوتے ہیں۔ اِجتماعی اِعتکاف میں شرکت کرنے والوں کی عمر 50 سال سے زیادہ نہ ہو اس سے کم ہی ہونی چاہیے۔ ایسے اسلامی بھائیوں کو تَرجیح دی جائے جن کی عمر 50 سال سے کم ہو اور انہیں کوئی بیماری بھی نہ ہو۔ بعض اسلامی بھائی کینسر کے مَریضوں کو لے آتے ہیں۔ اگر کسی کو گلے کا کینسر ہے ہمیں 112 فیصد اس سے ہمدردی ہے مگر یہ جب مُعتکفین کے ساتھ کھانے کے لیے بیٹھے گا تو سب کھا رہے ہوں گے اور یہ شکل دیکھ رہا ہو گا، اس طرح دوسرے مُعتکفین کس طرح کھائیں گے ان کو اس پر ترس آئے گا اور ان کا کھانا دُشوار ہو جائے گا۔ ایسا مَریض نہیں ہونا چاہیے جس سے دوسروں کو پریشانی ہو اور یہ خود بھی پریشان ہو جائے اور لانے والے کو کوستا رہے پھر ضِد کرے کہ مجھے واپس گھر پہنچا دو مجھے کیا معلوم کہ یہاں انتارَش ہو گا وغیرہ لہٰذا مُعتکفین لانے کے لیے Quantity نہیں Quality دیکھیے۔ بعض اوقات کینسر کا ایسا مریض لے آتے ہیں جس کے زخم سے بدبو آرہی ہوتی ہے، جبکہ شرعی

مَسئلہ یہ ہے کہ جس کے زخم، مُنہ یا کپڑوں سے بَدبو آرہی ہو اسے مسجد میں داخل ہونا ممنوع ہے۔[1]

مَساجد میں ناسمجھ بچوں کو نہ لائیں

یہ بھی ذہن میں رکھیے کہ رَمضانُ الْمُبارک میں مُلاقات کی ترکیب نہیں ہو پاتی کیونکہ رات چھوٹی ہوتی ہے مَدَنی مذاکرہ بھی نمازِ تَراویح کے بعد شروع ہوتا ہے پھر سحری کا وقفہ بھی کرنا ہوتا ہے۔ بعض اسلامی بھائی بچوں کو لے آتے ہیں اور مُلاقات کے لیے ضِد کرتے ہیں کہ مُلاقات کر لو۔ آدمی بچوں پر رحم کھا کر مُلاقات کر بھی لے تو یہ ڈنکا بجادیں گے کہ ہمارے بچوں کی مُلاقات ہوگئی ہے تو اگلے دِن 10 بچے اور آجائیں گے۔ پھر یہی بچے مسجد میں شور وغل کرتے، ایک دوسرے کے پیچھے دوڑتے اور کبڈی کھیلنا شروع کر دیتے ہیں، والد نمازِ تراویح پڑھ رہا ہوتا ہے اور بچہ پیچھے شور کر رہا ہوتا ہے۔ بچوں کے حوالے سے یہ مَسئلہ یاد رکھیے کہ ایسا بچہ جس کے بارے میں غالِب گمان ہو کہ یہ پیشاب کر دے گا اسے مسجد میں لانا جائز نہیں اور ایسا بچہ جس کے بارے میں غالِب گمان ہو کہ یہ بتادے گا تو اسے مسجد میں لانا مکروہِ تنزیہی یعنی ناپسندیدہ ہے۔[2] اور اگر ایسا بچہ ہے جو مسجد میں شور مچائے گا، اِدھر اُدھر بھاگے گا، مسجد کا اِحترام پامال کرے گا نیز نمازیوں کی تکلیف کا باعِث بنے گا بھلے 10 سال کا ہی کیوں نہ ہو باپ کو اس کے بارے میں علم ہو کہ یہ ایسا ایسا کرے گا تو اسے مسجد میں لانا گناہ ہوگا۔[3] ایسے بچے عموماً ان مَساجد میں ہوتے ہیں جو آبادی والے علاقوں میں بنی ہوتی ہیں، کئی اسلامی بھائیوں کو اس کا تجربہ ہوگا کہ یہ کس قدر رَلہ گلہ کرتے ہیں۔

❖

1. ...... اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحۡمَۃُ اللهِ عَلَیۡہِ فرماتے ہیں: بچہ اور مجنون اور مجذوم اور بَرَص اور بدبو کے زخم والے اور کچا لہسن، پیاز کھانے والے اور مُفسِد (فساد کرنے والے) اور مُوذی (اِیذا دینے والے) شرع نے انہیں مسجد میں آنے کا حق نہ دیا بلکہ مسجد سے دور کرنے کا حکم دیا۔ (اظہار الحق الجلی، ص ٦٤ ملتقطاً مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

2. ...... دُرِّ مختار مع رد المحتار، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ و ما یکرہ فیھا، ٢/٥١٨

3. ...... اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحۡمَۃُ اللهِ عَلَیۡہِ فرماتے ہیں: اگر (بچوں سے) نجاست کا ظنِّ غالب ہو تو انہیں مسجد میں آنے دینا حرام اور حالت محتمل و مشکوک ہو تو مکروہ۔ اگر بچے بلکہ بوڑھے بھی بے تمیز، نامہذب ہوں، غل مچائیں، بے حرمتی کریں، مسجد میں نہ آنے دیئے جائیں۔ (فتاویٰ رضویہ، ١٦/٤٥٨ ملتقطاً)

بچوں کو اِعتکاف میں لانے کے نقصانات

بعض بچے آٹھ نو سال کے ہوتے ہیں اور سمجھدار بھی ہوتے ہیں اکیلے ہوں گے تو شرافت سے بیٹھیں گے اور نماز وغیرہ بھی پڑھیں گے لیکن جہاں یہ ایک سے دو ہوئے ساری مسجد سر پر اُٹھالیں گے۔ لہٰذا اگر کوئی کہے کہ میرا بچہ شریف ہے کچھ نہیں کرے گا اور دوسرا شخص بھی یہی سوچ کر اپنے بچے کو مسجد میں لے آئے تو یہ دونوں شریف مل کر شرافت کی دَھجیاں بکھیر دیں گے، بہت سوں کو اس کا تجربہ بھی ہو گا۔ بہتر یہی ہے کہ بچوں کو اپنے ساتھ نہ لایا جائے۔ اگر کوئی بچہ اِس طرح کرے تو اسے روکنا واجب ہو گا۔ اِس کے عِلاوہ اور بھی کافی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑے گا مثلاً مَدَنی مذاکرے میں کوئی ایسا موضوع چل رہا ہو جسے سننے میں بھی مَزہ آ رہا ہے اور اچانک بچہ بولے کہ ابو بھوک لگ رہی ہے یا پانی پینا ہے پھر اس وقت پانی پلانے جائیں گے تو جو بیان ہو رہا تھا اس سے بچے کا والد تو محروم ہو گا ہی ساتھ ساتھ دو چار لوگ اور بھی اس کی وجہ سے پریشان ہوں گے۔ پھر بچہ کہے گا ابو مجھے پیشاب آ رہا ہے تو اسے لے کر جانا پڑے گا نہیں لے کر گئے تو وہ وہیں کر دے گا۔ بچے اس طرح کی گڑبڑ کر دیتے ہیں، کبھی کہے گا نیند آ رہی ہے کیونکہ سمجھ نہیں آتا تو پھر نیند آتی ہے اب ان کو سُلانے کا مسئلہ ہوتا ہے، نہ یہ خود سنتے سمجھتے ہیں نہ والد کو سننے سمجھنے دیتے ہیں لہٰذا مہربانی کر کے بچوں کو اپنے ساتھ نہ لائیں اور یہ مَدَنی اِلتجا صِرف ماہِ رَمَضان کے لیے ہی نہیں بلکہ پورے سال کے لیے ذہن نشین کر لیجیے۔ Quantity کے بجائے Quality پر نظر رکھیے، چاہے پوری ٹرین کے بجائے چند بوگیاں ہی لانا پڑیں یا صرف ایک بس ہی لا سکیں۔ مگر جن اسلامی بھائیوں کو لایا جائے وہ سُلجھے ہوئے اور خوفِ خُدا والے ہوں کہ ان کو دیکھ کر اللہ یاد آجائے، نہ کہ ایسے ہوں کہ کوئی باہر کا بندہ آکر دیکھے تو بدظن ہو کر چلا جائے اور کہے کہ ہم نے تو بڑی تعریف سنی تھی جبکہ یہاں تو تکرار اور لڑائی جھگڑے ہو رہے ہیں۔

❁❁❁

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	والدین کو نیکی کی دعوت دینے کا طریقہ	10
زائد اُنگلیاں کٹوانا کیسا؟	1	تجارت کی آسان معلومات کہاں سے حاصِل کی جائیں؟	10
رحم دِلی پیدا کرنے کا طریقہ	1	جس پانی میں مکھی یا مچھر مَرا ہوا ہو اُس سے وُضو کر سکتے ہیں؟	11
پنج وقتہ نمازوں کے بعد کا وَظیفہ	3	مُراد پوری ہونے پر سِکوں کو پانی میں ڈالنا کیسا؟	11
رضائے اِلٰہی کی فِکر کیسے بیدار رکھی جائے؟	3	قرآنِ پاک کی تفسیر کو بے وُضو چُھونے کا شرعی حکم	12
اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کا عشقِ رَسُول	4	جانِ عالَم نام رکھنا کیسا؟	12
حاضریٔ مدینہ کیلئے تھوڑے تھوڑے پیسے جمع کر لیجیے	5	مَیِّت کو اِیصالِ ثواب کرنے والے کا پتا چل جاتا ہے	12
حضرتِ سَیِّدَتُنا میمونہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا سے حالتِ اِحرام میں نکاح	5	دعوتِ اسلامی میں ”صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب“ کس طرح رائج ہوا؟	13
ابھی داڑھی نہ رکھو ورنہ بوڑھے ہو جاؤ گے، کہنا کیسا؟	6	فوتگی کی خبر دینے کے لیے مُحتاط جُملہ	14
غیبت کرنے والے کو کیا کرنا چاہیے؟	7	دعوتِ اسلامی کے اِجتماعی اِعتکاف کی بھی کیا بات ہے	14
بچوں سے دُعائے مغفرت کروانا سُنّتِ فاروقی ہے	7	عالمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ میں اِجتماعی اِعتکاف کرنے والوں کے لیے ہدایات	15
مُعاشرے سے چغل خوری کو کس طرح ختم کیا جائے؟	8	مَساجد میں ناسمجھ بچوں کو نہ لائیں	16
قرضِ حَسَنہ کسے کہتے ہیں؟	9	بچوں کو اِعتکاف میں لانے کے نقصانات	17
اَنگوٹھی سے متعلق چند شرعی مَسائل	9	❁❁❁	❁

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ۞ سنّتوں کی تربیت کے لئے مَدَنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ۞ روزانہ ''فکرِ مدینہ'' کے ذریعے مَدَنی اِنعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ اپنی اصلاح کے لیے ''مَدَنی اِنعامات'' پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ''مَدَنی قافلوں'' میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net